شرکۃ الوجوہ

مفتی وزیر احمد

(جامعہ ضیاء مدینہ لیہ)

عصر حاضر میں تجارتی صورتیں جوعملاً معمول بہا ہیں ان میں قابل ذکر ایک صورت ''شرکت الوجوہ'' بھی ہے اور شریکین کے لئے باب تجارت میں اس سے زیادہ اپنے اندر آسانیوں کو سمونے والی شاید کوئی اور صورت ہو۔ کیونکہ یہ ایک ایسی شرکت ہے کہ جس میں دو یا اس زیادہ اشخاص اپنی وجاہت وساکھ کی بنیاد پر ادھار پر مال خرید کرتے ہیں اور نقد فروخت کر کے ادھار ادا کر دیتے ہیں اور نفع باہم بانٹ لیتے ہیں اور اس دوران ہر ایک کفیل اور وکیل ہوتا ہے۔

شرکت الوجوہ کی تعریف:

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَاَمَّا الشِّرْکَۃُ بِالْوُجُوْہِ: فَھُوَ اَنْ یَشْتَرِکَا وَلَیْسَ لَھُمَا مَالٌ لٰکِنْ لَھُمَا وَجَاھَۃٌ عِنْدَ النَّاسِ فَیَقُوْلَا: اِشْتَرَکْنَا عَلٰی اَنْ نَشْتَرِیَ بِالنَّسِیْئَۃِ وَنَبِیْعَ بِالنَّقْدِ عَلٰی اَنَّ مَارَزَقَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی مِنْ رِبْحٍ فَھُوَ بَیْنَنَا عَلٰی شَرْطِ کَذَا

دو آدمی بایں طریق اگر شرکت کریں کہ ''ان کا مال نہ ہو، لیکن عندالناس ان کی وجاہت ہو تو اسے ''شرکۃ الوجوہ'' کہتے ہیں (اور عقد شرکت کے وقت یوں کہیں) ہم نے اس طرح شرکت کی ''ادھار خریدیں گے اور نقد فروخت کریں گے'' اللہ تعالیٰ نفع سے جو ہمیں رزق دے گا وہ ہم آپس میں اس شرط کے تحت بانٹ لیں گے۔

(بدائع الصنائع: ۵/۷۴؛ ۷۵؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَاَمَّا شِرْکَۃُ الْوُجُوْہِ فَالرَّجُلَانِ یَشْتَرِکَانِ وَلَامَالَ لَھُمَا عَلٰی اَنْ یَشْتَرِیَا بِوُجُوْھِھِمَا وَیَبِیْعَا فَتَصِحُّ الشِّرْکَۃُ عَلٰی ھٰذَا

دو آدمی بلا مال اپنی ساکھ سے خرید وفروخت کریں کریں تو اسے ''شرکۃ الوجوہ'' کہتے ہیں اور اس طرح شرکت صحیح ہے۔

☆ودع الاعمال ولا تجمعها فيى وقت واحد بل اجعلها في فترات وبينها اوقات للراحة ليكون عطاؤك جيدا.☆

(ھدایہ:۲/۶۱۲؛ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَأَمَّا شِرْكَةُ الْوُجُوْهِ: فَهِيَ أَنْ يَشْتَرِكَ الرَّجُلَانِ وَلَا مَالَ لَهُمَا عَلَى أَنْ يَشْتَرِيَا وَيَبِيعَا بِوُجُوْهِهِمَا عَلَى أَنَّ مَا اشْتَرَيَا أَوِ اشْتَرَى أَحَدُهُمَا فَهُوَ بَيْنَهُمَا نِصْفًا وَتَصِحُّ الشَّرِكَةُ عَلَى هٰذَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَكِيلُ الْآخَرِ فِيمَا يَشْتَرِيهِ

اور بہر حال ''شرکۃ الوجوہ'' اسے کہتے ہیں کہ دو آدمی اپنی وجاہت کی بنا پر بغیر مال کے بیع وشراء میں شرکت کریں، خریداری دونوں کریں یا ایک کرے مگر مناصفہ پر ہو، اس طرح شرکت صحیح ہے اور شریکین میں سے ہر ایک دوسرے کا شراء میں وکیل ہوگا۔

(خزانۃ الفقہ، ۲۳۴؛ مکتبہ رشیدیہ اکوڑہ خٹک)

وجہ تسمیہ:

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ''شرکت الوجوہ'' کی وجہ تسمیہ لکھتے ہیں:

اَفَادَ وَجْهَ التَّسْمِيَةِ: لِاَنَّ مَنْ لَامَالَ لَهُ لَا يَبِيعُهُ النَّاسُ نَسِيئَةً اِلَّا اِذَا كَانَ لَهُ جَاهٌ وَوَجَاهَةٌ وَشَرَفٌ عِنْدَهُمْ وَاَفَادَ الْكَمَالُ اَنَّ الْجَاهَ مَقْلُوبُ الْوَجْهِ بِوَضْعِ الْوَاوِ مَوْضِعَ الْعَيْنِ فَوَزْنُهُ عَفَلٌ اِلَّا اَنَّ الْوَاوَ انْقَلَبَتْ اَلِفًا لِلْمُوْجِبِ لِذٰلِكَ وَقِيلَ اُضِيفَتْ اِلَى الْوُجُوْهِ لِاَنَّهَا تَبْتَذِلُ فِيهَا الْوُجُوْهُ لِعَدَمِ الْمَالِ

لوگ جسے مالدار نہ ہونے کی بنا پر ادھار (کوئی چیز) فروخت نہ کریں، ماسوا اس صورت کے کہ جب اس کی لوگوں کے ہاں ساکھ، مرتبہ اور وجاہت ہو اور علامہ کمال (الدین) تو بطریق فائدہ کے یہ ذکر کیا ہے کہ ''جاہ'' وجہ کا مقلوب ہے، واؤ کو عین کلمہ کے مقام پر رکھا، جس کا وزن ''عفل'' بنے گا، مگر پھر واؤ کو الف سے تبدیل کر دیا (قال) والے قانون کے تحت۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ ''شرکت کی وجوہ کی طرف اضافت اس لئے کی گئی ہے ''مال نہ ہونے کی وجہ سے ساکھ اور آبرو کی بدولت (مال حاصل کیا جاتا ہے)۔''

(فتاویٰ شامی:۳/۳۸۲؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَسُمِّيَ هٰذَا النَّوْعُ الشِّرْكَةَ الْوُجُوْهِ لِاَنَّهُ لَا يُبَاعُ بِالنَّسِيئَةِ اِلَّا الْوَجِيهُ مِنَ النَّاسِ عَادَةً، وَيَحْتَمِلُ اَنَّهُ سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يُوَاجِهُ صَاحِبَهُ يَنْتَظِرَانِ مَنْ يَبِيعُهُمَا

بِالنَّسِيئَة

اِس قسم کو(شرکت الوجوہ)اس لئے کہتے ''شریکین'' میں سے ہرایک اپنے صاحب کی طرف متوجہ ہوتا ہے،اوروہ دونوں منتظر ہوتے ہیں کہ انہیں ادھار پرکون (کوئی چیز)فروخت کرتا ہے۔؟

(بدائع الصنائع:۵/۷۴؛۷۵؛مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

سُمِّيَتْ بِهِ لِاَنَّهُ لَا يَشْتَرِيْ بِالنَّسِيْئَةِ اِلَّا مَنْ كَانَ لَهُ وَجَاهَةٌ عِنْدَ النَّاسِ.

شرکت الوجوہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے''ادھار پر وہی آدمی خریداری کرتا ہے جس کی لوگوں کے ہاں وجاہت ہو۔''

(ھدایہ:۲/۶۱۳؛مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ اسعد سعید صاغرجی لکھتے ہیں:

سُمِّيَتْ بِشِرْكَةِ الْوُجُوْهِ:لِاَنَّهُ لَا يَشْتَرِيْ بِالدَّيْنِ اِلَّا مَنْ لَهُ وِجَاهَةٌ عِنْدَ النَّاس

اس کوشرکت الوجوہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ ''دین'' کے عوض وہی شخص خریداری کرتا ہے جسکی لوگوں کے ہاں وجاہت ہوتی ہے۔

(الفقہ الحنفی:۲/۱۱۴؛وحیدی کتب خانہ پشاور)

مذاہب اربعہ اورشرکت الوجوہ:

احناف،حنابلہ کے نزدیک''شرکت الوجوہ''جائز ہے،مالکیہ اورشافعیہ کے ہاں باطل ہے۔

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَاَمَّا بَيَانُ جَوَازِ هٰذِهِ الْاَنْوَاعِ الثَّلَاثَةِ فَقَدْ قَالَ اَصْحَابُنَا اِنَّهَا جَائِزَةٌ عِنَاناً كَانَتْ اَوْمُفَاوَضَةً،وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ:شِرْكَةُ الْاَعْمَالِ وَالْوُجُوْهِ لَاجَوَازَ لَهَا اَصْلاً وَرَاساً.

بہر حال ان تینوں اقسام(شرکت الوجوہ،شرکت الصنائع اورشرکت بالاموال) کا جواز!ہمارے ائمہ احناف فرماتے ہیں(مذکورہ اقسام)جائز ہیں عنان ہوں یامفاوضہ اورامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں''شرکت الاعمال اورشرکت الوجوہ'' کابالکل جواز نہیں۔

(بدائع الصنائع:۵/۷۴؛۷۵؛مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں:

وَهِيَ جَائِزَةٌ عِنْدَ الْحَنَفِيَّةِ وَالْحَنَابِلَةِ و الزيدية،لِاَنَّهَا شِرْكَةُ عَقْدٍ تَتَضَمَّنُ تَوْكِيْلَ كُلِّ شَرِيْكٍ صَاحِبَهِ فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ،وَتَوْكِيْلُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ بِالشِّرَاءِ عَلٰى اَنْ يَكُوْنَ

الْمُشْتَرىٰ بَيْنَهُمَاصَحِيْحٌ فَكَذٰلِكَ الشَّرْكَةُالَّتِیْ تَتَضَمَّنُ ذٰلِكَ... وَقَالَ الْمَالِكِيَّةُ وَالشَّافِعِيَّةُ وَالظَّاهِرِيَّةُ وَالْاِمَامِيَّةُ وَاللَّيْثُ وَاَبُوْسُلَيْمَانَ وَاَبُوْثَوْر: اِنَّ هٰذَاالشَّرْكَةَ بَاطِلَةٌ.لِاَنَّ الشَّرْكَةَ تَتَعَلَّقُ بِالْمَالِ اَوْبِالْعَمَلِ،وَكِلَاهُمَامَعْدُوْمَانِ فِی هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ فَلَايُوْجَدُ مَالٌ مُشْتَرَكٌ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ مَعَ مَافِيْهَامِنَ الْغَرَرِ

"حنفیہ،حنابلہ اورزیدیہ کے نزدیک شرکت الوجوہ جائز ہے۔(اس کے جواز پران کی دلیل یہ ہے)شرکت الوجوہ ایساعقدشرکت ہے جوہرایک شریک کے بیع وشراء میں وکیل بنانے کومتضمن ہے۔اورشریکین میں سے ہرایک کا اپنے ساتھ والے کوبایں طریق وکیل بنانا کہ'مشتریٰ'ان کے درمیان (ساجھ پر)ہوصحیح ہے علیٰ ھذالقیاس وہ شرکت جواس پرمشتمل ہو۔

مالکیہ،شافعیہ،ظاہریہ،امامیہ،لیث،ابوسلیمان اورابوثور کہتے ہیں کہ یہ شرکت باطل ہے۔(ان کے ہاں وجہ بطلان یہ ہے)شرکت مال اوعمل سے متعلق ہوتی ہے اوراس مسئلہ میں دونوں چیزیں معدوم ہیں،نہ توشرکاء کے درمیان مال مشترک پایاجاتاہے،مزیداس میں غرربھی ہے۔"

(الفقہ الاسلامی وادلتہ:۴/۵۹۶،مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

چونکہ شرکت الوجوہ کی دوقسمیں ہیں۔ا۔مفاوضہ۔۲۔عنان۔اور علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ مفاوضہ سے متعلق امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کاقول لکھتے ہیں:

وَقَالَ مَالِكٌ لَااَعْرِفُ مَا الْمُفَاوَضَةُ وَجْهُ الْقِيَاسِ اَنَّهَاتَضَمَّنَتِ الْوَكَالَةَ بِمَجْهُوْلِ الْجِنْسِ وَالْكَفَالَةَ بِمَجْهُوْلٍ وَكُلُّ ذٰلِكَ بِانْفِرَادِهِ فَاسِدٌ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا!میں نہیں جانتا کہ(شرکت)مفاوضہ کیاچیز ہے اورقیاس کی وجہ یہ ہے۔(مفاوضہ)وکالت مجہول جنس اور کفالت مجہول کومتضمن ہے اوران میں سے ہرایک فاسد ہے۔

(ھدایہ:۲/۶۰۶؛مکتبہ رحمانیہ لاہور)

مجوزین کے دلائل:

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَلَنَااِنَّ النَّاسَ يَتَعَامَلُوْنَ بِهٰذَيْنِ النَّوْعَيْنِ فِی سَائِرِالْاَعْصَارِمِنْ غَيْرِاِنْكَارٍعَلَيْهِمْ مِنْ أَحَدٍقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ"لَاتَجْتَمِعُ أُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالَةٍ"وَلِاَنَّهُمَايَشْتَمِلَانِ عَلَی الْوَكَالَةِ وَالْوَكَالَةُجَائِزَةٌ وَالْمُشْتَمِلُ عَلَی الْجَائِزِجَائِزٌ

اورہماری دلیل یہ ہے کہ لوگوں کاہرزمانہ میں بغیرکسی ایک کے انکارکے ان دونوں(شرکت

الاعمال،شرکت الوجوہ) پر تعامل رہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے''میری امت گمراہی پر متفق نہیں ہوگی۔(شرکت الوجوہ اور شرکت الاعمال کے جواز پر دوسری دلیل یہ ہے) یہ دونوں انواع ''وکالت'' پر مشتمل ہیں اور جائز پر مشتمل بھی جائز ہوتا ہے۔

(بدائع الصنائع:۵/۷۶؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَجْهُ الْإِسْتِحْسَانِ: قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاوِضُوا فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ وَكَذَا النَّاسُ يُعَامِلُوْنَهَا مِنْ غَيْرِ نَكِيْرٍ وَبِهِ يُتْرَكُ الْقِيَاسُ وَالْجَهَالَةُ مُتَحَمَّلَةٌ تَبْعًا كَمَا فِي الْمُضَارَبَةِ

استحسان کی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے''(شرکت) مفاوضہ کرو کیونکہ (اس میں) بڑی برکت ہے''اور لوگ بھی بلانکیر ایسا معاملہ کرتے تھے اور تعامل الناس کے باعث قیاس متروک ہوگیا اور جہالت تبعاً متحمل ہے جیسا کہ''مضاربۃ''میں۔

(ھدایہ:۲/۶۰۶؛ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

شرائط شرکت الوجوہ:

شرکت الوجوہ کی دو قسمیں ہیں۔۱۔مفاوضہ۔۲۔عنان۔ اگر شرکت مفاوضہ ہوتو وہ علی الاطلاق جائز نہیں بلکہ اس کی صحت کے لئے احناف کے نزدیک چھ شرائط ہے۔

۱۔ شریکین میں سے ہر ایک میں دو چیزوں کی اہلیت ہو۔۱۔وکالت۔۲۔کفالت۔

۲۔ شروع سے آخر تک رأس المال میں''قدراً،قیمةً''برابری ہو۔

۳۔ جو چیز بھی متفاوضین میں سے کسی ایک کی شرکت کے لئے رأس المال ہونے کی صلاحیت رکھتی ہو،وہ شرکت میں داخل ہو۔

۴۔ نفع میں مساوات۔

۵۔ تمامی تجارات مباحہ میں مفاوضہ ہو۔

۶۔ شرکت لفظ''مفاوضہ''سے ہو یا ایسی عبارت سے ہو جو''مفاوضہ''کے قائم مقام ہو۔

اگر مندرجہ شرائط میں سے کوئی ایک شرط مفقود ہوتو پھر شرکت عنان بن جائے گی۔ کیونکہ شرکت عنان ان شرائط کی مقتضی نہیں۔

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَيَدْخُلُ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْأَنْوَاعِ الثَّلَاثَةِ الْعِنَانُ وَالْمُفَاوَضَةُ وَيَفْصِلُ بَيْنَهُمَا

بِشَرَائِطِ تُخْتَصُّ بِالْمُفَاوَضَةِ.

عنان اور مفاوضہ تینوں اقسام(شرکت الوجوہ،شرکت الصنائع اورشرکت بالاموال)میں داخل ہیں۔اوران دونوں کے درمیان فرق ان شرائط سے ہے جومختص بالمفاوضہ ہیں۔

(بدائع الصنائع:۵/۷۶؛مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَلَاتَنْعَقِدُ اِلَّابِلَفْظَةِ الْمُفَاوَضَةِ لِبُعْدِشَرَائِطِهَاعَنْ عِلْمِ الْعَوَامِ حَتّٰی لَوْبَيَّنَاجَمِيْعَ مَايَقْتَضِيْهِ يَجُوْزُلِاَنَّ الْمُعْتَبَرَهُوَالْمَعْنٰی

شرکت مفاوضہ صیغہء مفاوضہ کے بغیر منعقدنہیں ہوگی۔کیونکہ اس کی شرائط عامۃ الناس کے اذھان کی پہنچ سے بعید ہیں۔انتہا یہ کہ اگرمتفاوضین اس کی جمیع مقتضیات کوبیان کردیں توروا ہے کیونکہ لائق اعتبار یہی معنیٰ ہے۔ (ھدایہ:۲/۶۰۶؛مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَتَكُوْنُ مُفَاوَضَةً بِاَنْ يَكُوْنَامِنْ اَهْلِ الْكِفَالَةِوَالْمُشْتَرٰی بَيْنَهُمَانِصْفَيْنِ وَعَلٰی كُلِّ وَاحِدٍمِنْهُمَانِصْفُ ثَمَنِهٖ وَيَتَسَاوَيَافِي الرِّبْحِ وَيَتَلَفَّظَابِلَفْظِ الْمُفَاوَضَةِ اَوْيَذْكُرَامُقْتَضَيَاتِهَا فَتَحَقَّقَ الْوَكَالَةُ...وَاِنْ فَاتَ شَيْءٌ مِنْهَاكَانَتْ عِنَانًا

(شرکت)مفاوضہ ہوگی اگرشریکین کفالت کے اہل ہوں،خریدی ہوئی چیزان کے مابین مناصفہ پرہو،ہرایک پرمشتری کانصف ثمن ہو،نفع میں بھی یکسانیت ہواوردونوں لفظ مفاوضہ کاتلفظ یااس کےمقتضیات کاذکرکریں،پھروکالت کاتحقق ہوگا(ذکرکردہ قیودوشرائط سے)اگرکوئی ایک شرط مفقودہوجائے توعنان ہوگی۔

(فتاویٰ ہندیہ،۲/۳۲۷؛داراحیاءالتراث العربی بیروت لبنان) (جاری ہے)

نئی کتاب

المعتقد المنتقد

تالیف علامہ فضل رسول بدایونی دراسۃ وتحقیق مفتی محمد اسلم شیوانی

ناشر: دارالفقیہ للنشر والتوزیع کراچی

برائے رابطہ: dar_sunnah@yahoo.com

☆اعلم ان الاحتمال دفن للمعائب والعلم ستر للخطایا والجود ثوب واسع یغطی النقائض والمثالب.☆